احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ | 18-اپریل 1998ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

ہفتہ 18 اپریل 1998ء 20 ذی الحجہ 1418ھ 18 شہادت 1377 ہش | جلد 48-83 نمبر 82

مجھے کمزوروں میں تلاش کرو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کمزوروں میں مجھے تلاش کرو۔ یعنی میں ان کے ساتھ ہوں اور ان کی مدد کر کے تم میری رضا حاصل کر سکتے ہو۔ یہ حقیقت ہے کہ کمزوروں اور غریبوں کی وجہ سے ہی تم خدا کی مدد پاتے ہو اور اس کے حضور سے رزق کے مستحق بنتے ہو۔

(ترمذی کتاب الجہاد)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

وہ پاک زندگی جو گناہ سے بچ کر ملتی ہے وہ ایک لعلِ تاباں ہے جو کسی کے پاس نہیں ہاں خدا تعالیٰ نے وہ لعلِ تاباں مجھے دیا ہے اور مجھے اس نے مامور کیا ہے کہ میں دنیا کو اس لعلِ تاباں کے حصول کی راہ بتا دوں۔ اس راہ پر چل کر میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ہر ایک شخص یقیناً یقیناً اس کو حاصل کر لے گا اور وہ ذریعہ اور وہ راہ جس سے یہ ملتا ہے ایک ہی ہے جس کو خدا کی سچی معرفت کہتے ہیں۔ درحقیقت یہ مسئلہ بڑا مشکل اور نازک مسئلہ ہے۔ کیونکہ ایک مشکل امر پر موقوف ہے۔ فلاسفر جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے آسمان اور زمین کو دیکھ کر اور دوسرے مصنوعات کی ترتیب ابلغ و محکم پر نظر کر کے صرف اتنا بتاتا ہے کہ کوئی صانع ہونا چاہئے مگر میں اس سے بلند تر مقام پر لے جاتا ہوں اور اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر کہتا ہوں کہ خدا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 16)

ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔

(روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 21)

واقفینِ نو بچیوں کو گھریلو اقتصادیات سکھانا ضروری ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

جہاں تک بچیوں کا تعلق ہے اس سلسلے میں بھی بارہا ماں باپ سوال کرتے ہیں کہ ہم انہیں کیا بنائیں؟ وہ تمام باتیں جو مردوں کے متعلق یا لڑکوں کے متعلق میں نے بیان کی ہیں۔ وہ ان پر بھی اطلاق پاتی ہیں۔ لیکن اس کے علاوہ انہیں گھر گرہستی کی اعلیٰ تعلیم دینی بہت ضروری ہے اور گھریلو اقتصادیات سکھانا ضروری ہے کیونکہ بعید نہیں کہ وہ واقفین بچیاں واقفین کے ساتھ ہی بیاہی جائیں۔ جب میں کہتا ہوں کہ بعید نہیں تو مراد یہ ہے کہ آپ کی دلی خواہش یہی ہونی چاہئے کہ واقفین بچیاں واقفین سے بیاہی جائیں ورنہ غیر واقفین کے ساتھ ان کی زندگی مشکل گزرے گی اور مزاج میں بعض دفعہ ایسی دوری ہو سکتی ہے۔ ایک واقف زندگی بچی کا اپنے غیر واقف زندگی خاوند کے ساتھ مذہب میں اس کی کم دلچسپی کی وجہ سے گزارا نہ ہو اور واقفین کے ساتھ شادی کے نتیجے میں بعض دوسرے مسائل اس کو درپیش ہو سکتے ہیں۔ اگر وہ امیر گھرانے کی بچی ہے۔ اس کی پرورش ناز و نعم میں ہے اور اعلیٰ معیار کی زندگی گزار رہی ہے تو جب تک شروع ہی سے اسے اس بات کے لئے ذہنی طور پر آمادہ نہ کیا جائے کہ وہ سادہ، سخت زندگی اور مشقت کی زندگی برداشت کر سکے اور یہ سلیقہ نہ سکھایا جائے کہ تھوڑے پر بھی انسان راضی ہو سکتا ہے اور تھوڑے پر بھی سلیقے کے ساتھ انسان زندہ رہ سکتا ہے۔ پس ایسی لڑکیاں جن کو بچپن سے مطالبوں کی عادت ہوتی ہے وہ جب واقفین زندگی کے گھروں میں جاتی ہیں تو ان کے لئے بھی جہنم پیدا کرتی ہیں اور اپنے لئے بھی۔ مطالبے میں فی ذاتہ کوئی نقص نہیں لیکن اگر مطالبہ توفیق سے بڑھ کر ہو تو پھر خواہ خاوند سے ہو یا ماں باپ سے یا دوستوں سے تو زندگی کو اجیرن بنا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس معاملے میں ہمیں کیا خوبصورت سبق دیا جب فرمایا (-) کہ خدا کسی کی توفیق سے بڑھ کر اس سے مطالبہ نہیں کرتا۔ تو بندوں کا کیا حق ہے کہ توفیق سے بڑھ کر مطالبے کریں۔ پس واقفین زندگی کی بیویوں کے لئے یا واقفین زندگی لڑکیوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ سلیقہ سیکھیں کہ کسی سے اس کی توفیق سے بڑھ کر نہ توقع رکھیں نہ مطالبہ کریں اور قناعت کے ساتھ کم پر راضی رہنا سیکھ لیں۔

(از خطبہ 17- فروری 1989ء)

احمدیہ ٹیلی ویژن کے اہم تازہ پروگرام

ہفتہ 18- اپریل 98ء

6-20 صبح- خطبہ 98-4-17

2-10 دوپہر- طبی معاملات-

3-00 سہ پہر- ڈاکومنٹری- ڈزنی لینڈ

6-55 شام- حضرت صاحب سے بچوں کی ملاقات-

اتوار - 19 اپریل 1998ء

7-20 صبح اردو کلاس

11-15 دوپہر- خطبہ 98-4-17

12-20 دوپہر- مجلس سوال و جواب

4-30 سہ پہر- چینی زبان سیکھئے

کامیابی

○ مکرمہ ریحانہ نصیر صاحبہ بنت مکرم شیخ نصیر احمد صاحب نے 1998ء میں ایم ایس سی پنجاب یونیورسٹی انسٹی ٹیوٹ آف کیمسٹری میں 1200 میں سے 849 نمبر لیکر اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ اسی طرح فرحان نصیر ابن مکرم شیخ نصیر احمد صاحب نے اپنے سکول میں پانچویں جماعت میں 98% نمبر حاصل کر کے اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ اور -/50 روپے ماہوار کے وظیفہ کا حقدار قرار پایا ہے۔ خدا تعالیٰ یہ اعزاز ان کے لئے مبارک کرے۔ اور احباب جماعت سے ان کی مزید ترقیات کیلئے درخواست دعا ہے۔

بچی اور بچہ مکرم مرزا عزیز احمد صاحب کے نواسے اور مکرم شیخ عبدالقادر صاحب محقق لاہور کے پوتی اور پوتا ہیں۔

اندر کے صفحات پر

☆ مجلس عرفان — صفحہ 3
☆ خزانہ معلومات — صفحہ 4
☆ علم کانشہ — صفحہ 5
☆ احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام 19 تا 23- اپریل 1998ء — صفحہ 6

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

18-شہادت 1377 ھش 18-اپریل 1998ء

صفائی کا سلیقہ

صفائی کی اہمیت سے تو اکثر لوگ واقف ہوں گے لیکن صفائی کے سلیقہ سے ایک بہت بڑا طبقہ ناآشنا ہے۔ صفائی کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ گھر صاف کیا اور کوڑا کرکٹ اکٹھا کر کے گھر کے باہر سڑک پر پھینک دیا۔

صفائی سے مقصود محض ظاہری خوبصورتی پیدا کرنا ہی نہیں ہوتا اس کا مقصد ان مکھیوں مچھروں اور نقصان دہ جراثیم کے اڈوں کو بھی ختم کرنا ہوتا ہے جو اس گند میں نشوونما پاتے ہیں اور سارے معاشرے کے لئے ضرر کا موجب ہوتے ہیں۔ اگر یہ بیماریوں کے کارخانے گھر کی دیوار سے چند فٹ کے فاصلہ پر پھینک بھی دیئے تو انہیں گھر میں داخل ہونے سے تو کوئی روک نہیں ہے۔

اس لئے صفائی کا سلیقہ یہ ہے کہ گھر کا کوڑا کرکٹ ان مناسب مقامات پر پھینکا جائے جو حکومت یا متعلقہ صفائی کے اداروں نے قائم کر رکھے ہیں۔ اور اگر ایسی کوئی جگہ نہیں تو اس موذی عنصر کو دبا دیا جائے یا جلا دیا جائے۔

اس قسم کے مقامات یا ڈسٹ بن قائم کرنے کا ہمارے ہاں شعور بہت کم ہے۔ اور پھر ان کی صفائی کی طرف بھی کوئی خاص رجحان نہیں۔ لیکن ایک تکلیف دہ صورت حال یہ بھی ہے کہ جہاں جہاں ایسے ڈسٹ بن بنائے گئے ہیں ان کا ماحول زیادہ آباد ہوتا ہے۔ اور لوگ گند اس میں ڈالنے کی بجائے اس کے اردگرد پھینک دیتے ہیں۔ اس لئے نہ تو ایسے ڈسٹ بن بنانے کا کوئی فائدہ ہوتا ہے اور نہ ہی صفائی کے مقاصد پورے ہوتے ہیں۔

آج کی نشست میں خصوصی درخواست ان احباب سے ہے جن کے قریب قریب حکومت یا صفائی و تزئین کے اداروں نے ایسے انتظام کر رکھے ہیں۔ اگر تھوڑی دور بھی ہوں اور کچھ تکلیف بھی اٹھانی پڑے تو کوشش کر کے کوڑا کرکٹ ان میں پھینکا جائے اور متعلقہ اداروں کو بھی توجہ دلائی جاتی رہے کہ وہ ان کی مناسب اور بروقت صفائی کا اہتمام کرتے رہیں کم از کم ایسے علاقے تو حتی الامکان بیماریوں اور بدبو سے پاک ہو جائیں۔ مچھروں اور مکھیوں اور مضر جراثیم کے حملوں سے آزاد رہیں۔

اگر تھوڑا تھوڑا کر کے بھی صفائی کا یہ سلیقہ سیکھا جائے تو قوم اور ملک کا بھی فائدہ ہے اور اپنے ذاتی فائدہ سے تو بہرحال انکار نہیں کیا جا سکتا۔

بھوکے رہ کر

1923ء میں ہندوستان میں کارزار شدھی گرم کیا گیا۔ تو احمدی مربیان کا یہ حال تھا کہ وہ تیز چلچلاتی دھوپ میں کئی کئی میل روزانہ پیدل سفر کرتے۔ بعض اوقات کھانا تو الگ رہا پانی بھی نہیں ملتا تھا۔ اکثر اوقات کچا پکا باسی کھانا کھاتے یا بھنے ہوئے چنوں پر گذارا کرتے اور پانی پی لیتے۔ بعض اوقات صرف ستو ہی میسر آتے۔ ان کو ہدایت تھی کہ کسی کی دعوت قبول نہ کریں۔ انہیں رات کو جہاں جگہ ملتی سو جاتے دن کو سامان اٹھاتے سفر کرتے رہتے اور کسی پر کھانے کا بوجھ نہیں ڈالتے تھے۔

(تاریخ احمدیت جلد 8 ص 342)

زندگی

مفرور ہے۔؟ فرار؟؟ کہ قاتل ہے زندگی
اک بحر بیکراں ہے کہ ساحل ہے زندگی؟

حیرت سے دیکھتے ہیں ملائک یہ سانحہ!
اِک زندگی کے مدِّ مقابل ہے۔ زندگی

نقطہ ہے۔ کائنات ہے۔ راہِ کٹھن ہے اک؟
صحرا ہے اک سراب کہ محمل ہے زندگی؟

اس دوڑ میں شریک ہر اک شخص مضمحل
اچھی بُری ہے زیست کا حاصل ہے زندگی

ہر شخص کے لئے ہے جُدا اس کا ذائقہ!
آبِ حیات زہرِ ہلاہل ہے زندگی

دیتی ہے کاندھا زندگی ہر مُردہ شخص کو
یوں موت کے سفر میں بھی شامل ہے زندگی

بارش کی بوند۔ جلتا دیا۔ حُسنِ کائنات
دل کی کسک ہے درد کی حامل ہے زندگی

ہنس کر گذار دیجئے ہر پل سنواریئے!
کُنجِ قفس نہ جانئے محفل ہے زندگی!

گر دوستوں پہ آئے کٹھن وقت کچھ کبھی!
جاں نقد واریئے اسی قابل ہے زندگی

موجِ طرب ہے عیش ہے عشرت ہے زندگی
بسمل ہے پَر شکستہ ہے۔ گھائل ہے زندگی

عظمت سنا تھا۔ آج یقین آ گیا مجھے!
اِک زندہ سچ ہے موت تو باطل ہے زندگی!

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی

مجلس عرفان

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی مجلس عرفان علم و معرفت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ قانونی پابندیوں کی وجہ سے اس میں کئی تبدیلیاں کرنی پڑتی ہیں۔ احباب کرام اصل کیسٹ ملاحظہ فرمائیں تو صحیح لطف حاصل کر سکتے ہیں۔

مجلس عرفان 27- ستمبر 1983ء
مرتبہ یوسف سلیم ملک صاحب

گذشتہ سے پیوستہ

سائلہ کہنے لگی یہ تو ہوئی جنرل بات جو انفرادی مثالیں ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا جنرل جو ہوتا ہے وہ افراد کے مجموعہ کا نام ہوتا ہے یہ نہیں ہو سکتا کہ فرد سفید ہو اور اس کا مجموعہ کالا ہو جائے۔ نکتہ یہ ہے کہ Relative Term میں دیکھا جاتا ہے۔ کہ ان کی حقیقت کیا ہے۔ چونکہ یہ لوگ امیر ہیں خوشحال ہیں اس لئے کسی وقت لطف اٹھانے کے لئے کسی کی تھوڑی سی مدد کر دینا ان سے بعید نہیں ہے اور عیسائیت کا کچھ احسان ان پر ابھی تک باقی چلا آ رہا ہے۔ اس میں مدد کی تعلیم دی جاتی ہے اس لئے اتنے سے حصے سے یہ لوگ ابھی بھی فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اس سے کوئی انکار نہیں ہے۔ لیکن اس کے نتیجہ میں آپ نے ان کو مجموعی طور پر بہتر سمجھ رہی ہیں یہ غلط ہے۔

مثال کے طور پر میں آپ کو بتاتا ہوں ایک انگریز انفرادی طور پر جتنا مرضی ایمان دار ہو جب اس کے سامنے قومی معاملات آئیں گے تو وہ ہمیشہ اپنی قوم کے حق میں اور دوسری قوم کے خلاف فیصلے کرے گا جو نہایت بددیانتی پر مشتمل ہوں گے۔ ایسی صورت میں اس کی ایمان داری کا تصور یہ ہے کہ اپنی قوم کے حق میں فیصلہ کرنا ہے دوسرے کے خلاف کرنا ہے۔ اب اسرائیل ہے مسلمانوں کے لئے وہ اس وقت بہت بڑا ناسور بنا ہوا ہے اور اس میں امریکہ اور انگریز کا اس کے ساتھ گٹھ جوڑ ہے۔ اب ویسے وہ جتنا مرضی کسی مسلمان پر احسان کر دے تو آپ کہیں گی بہت اچھا انگریز تھا لیکن قومی طور پر آپ کے ہزاروں لاکھوں بھائیوں کو وہ مروا رہے ہیں۔ لیکن ان کے سر پر جوں تک نہیں رینگتی۔ اسرائیل اٹھتا ہے مسلمان بچوں کا قتل عام شروع کر دیتا ہے اور ظلم و بربریت کی انتہا کر دیتا ہے۔ مگر ان لوگوں کو کوئی احساس پیدا نہیں ہوتا کہ کوئی ظلم ہو رہا ہے۔ اور یہاں آپ کو چوٹ لگی ہے تو بھاگ کر آگے مرہم پٹی کر دی تو آپ کہیں گی بڑے شریف لوگ ہیں۔ ٹھیک ہے انہوں نے آپ کی مرہم پٹی کر دی جو بعض مسلمانوں کو کرنی چاہئے تھی لیکن انہوں نے نہیں کی لیکن جو زخم پہنچا رہے ہیں اور بہت بڑے پیمانے پر پہنچا رہے ہیں اور اتنے گہرے زخم پہنچا رہے ہیں ان کو اس کی پرواہ ہی کوئی نہیں۔ یہ ان کا قومی کردار ہے۔ تو کس طرح کہہ سکتی ہیں کہ ان کا قومی کردار Divorced ہے ذاتی کردار سے۔ اندرونی طور پر یہ لوگ بڑے خود غرض اور گندے ہیں۔

میں آپ کو جاپان کی مثال دیتا ہوں۔ جاپان اب کتنا کلچرڈ ہے۔ آپ جاپان میں جائیں گی تو آسٹریلیا کو بھول جائیں گی۔ آپ کہیں گی کہ تہذیب و تمدن بس سب کچھ یہیں ہے۔ انتہائی حلیم الطبع خدمت کرنے والے اور ہمدرد لوگ ہیں لیکن آزمائش کے وقت ان کا قومی کردار کیا تھا اسے دیکھیں تو پتہ لگتا ہے کہ وہ کیسے لوگ ہیں۔ جنگ عظیم ثانی میں جاپان کا مفاد جب انسانیت کے مفاد کے ساتھ ٹکرایا ہے تو دنیا کا سب سے بڑا ظالم اور مستبد حکمران جاپانی تھا۔ ایک دفعہ انڈونیشیا کا ایک سفیر ربوہ میں تقریر کرنے کے لئے آیا۔ اس سے ہم نے پوچھا کہ انڈونیشیا میں یہ کرپشن وغیرہ کی ساری خبریں کیا ہیں تو اس نے کہا میری دیانت دارانہ رائے یہ ہے کہ اڑھائی تین سو سالہ ڈچ حکومت کا انڈونیشیا پر قبضہ رہا ہے لیکن انہوں نے ملک کو اتنا نقصان نہیں پہنچایا جتنا جاپان نے جنگ عظیم دوئم میں صرف اڑھائی سال میں نقصان پہنچایا ہے۔ جاپانیوں نے نہ صرف ہماری اقتصادیات کو پورے طور پر تباہ کیا اور ہر وہ چیز چھین کر لے گئے۔ جو ہمارے پاس تھی بلکہ انہوں نے ہماری ثقافت آئیڈیالوجی اور باہمی اعتماد کو بھی بری طرح ٹھیس پہنچائی۔ یہ ایک آدمی کی رائے نہیں آپ کسی بھی انڈونیشین سے پوچھیں ہر ایک کی یہی سوچی سمجھی رائے ہے۔

قومی کردار کی تشکیل میں قومی تصورات کا عمل دخل پس جب تک کوئی قوم آزمائش میں نہ آنے پائے اس میں انفرادی لحاظ سے وقتی طور پر نرمی پیدا ہو جاتی ہے لیکن جب بحران آتے ہیں تو اکثر دیکھا گیا ہے کہ ساری قوم ایک دم گندی ہو کر باہر نکلتی ہے۔ چنانچہ جنگ عظیم دوئم کے زمانے میں Bosnia پر جو مظالم ہوئے یا پولش پر جو مظالم ہوئے اور ان لوگوں نے آپس میں ایک دوسرے کے خلاف جو مظالم ڈھائے ہیں مسلمانوں کی گندی سے گندی سوسائٹی بھی وہ مظالم نہیں کر سکتی۔ چنانچہ پاکستان میں احمدیوں کو بھی آخری جمعہ کے خطبہ میں میں یہی بات سمجھا کے آیا ہوں کہ ہمارے بھائی جو ہم پر ظلم کر رہے ہیں یہ چونکہ رسول کریم ﷺ کو ماننے والے ہیں اس لئے ان کے ظلم غیروں سے بہت ہی تھوڑے ہیں۔ ہندو میں ظلم کی جو Capacity ہے یا کرسچین میں ہے آپ تو اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے ان کو چونکہ ابھی خطرہ نہیں ہے ہماری طرف سے اس لئے ظلم نہیں کر رہے جب خطرہ واضح ہوگا تو پھر پتہ لگے گا ظلم ہوتے کیا ہیں۔ پس جو قومی تصورات ہیں وہ قومی کردار بناتے ہیں۔ وقتی طور پر کسی کو نظر نہ بھی آئیں لیکن Trials پر آکر ان کا پتہ لگ جاتا ہے۔

ہم نے دیکھا ہے تقسیم ملک کے وقت جب ہندو اور سکھ مسلمانوں پر ظلم کر رہے تھے اور مسلمان ہندوؤں پر کر رہے تھے تو ان دونوں میں ایک فرق تھا۔ ایک جگہ جا کے مسلمان رک جاتا تھا اور آگے نہیں بڑھ سکتا تھا لیکن ہندو اور سکھ ظلم و بربریت میں حد سے بڑھتے چلے گئے کوئی ان کو روک نہیں تھی۔ چنانچہ مشرقی پنجاب میں عورتوں اور بچوں پر جو بھیانک ظلم ہوئے ہیں' مسلمان باوجود طیش میں آنے کے اس کا دوسواں حصہ بھی ظلم نہیں کر سکے کیونکہ اسلامی ثقافت کی رو سے لامذہب لوگوں اور مشرکین کی نسبت مسلمانوں کی معاشرتی اقدار بہرحال بہت اونچی ہیں۔

پس اس قسم کے فیصلے جو آپ کر رہی ہیں اس کے لئے وسیع النظری کی بھی ضرورت ہے اور گہرے غور و فکر کی بھی ضرورت ہے۔ اور تجزیے کی بھی ضرورت ہے ورنہ دھوکا لگ سکتا ہے۔ تاریخی حقائق میں جا کر کوئی فیصلہ کرنا پڑتا ہے تو اب چونکہ وقت بہت زیادہ ہو گیا ہے۔ مجلس کو شروع ہوئے ڈیڑھ گھنٹہ ہو چکا ہے اس لئے آج اسی پر ختم کرتے ہیں۔ سوال کرنے والی خاتون کے میاں مکرم بشیر احمد صاحب نے حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ میں اس سوال کی ایک جز بتانا بھول گیا ہوں جس پر چھ ماہ سے خیال آرائی ہو رہی ہے حضرت صاحب نے فرمایا وہ کل سہی آپ کے نزدیک جو جز ہے مجھے اس میں کل نظر آ رہا ہے غالب کہتا ہے۔

قطرہ میں دجلہ دکھائی نہ دے اور جزو میں کُل
کھیل بچوں کا ہوا دیدۂ بینا نہ ہوا

سو مجھے اس شعر سے یاد آگیا کہ آپ کے سوال کے جزو میں بھی ایک کُل دکھائی دے رہا ہے۔

☆......☆......☆......☆

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

دنیا میں نیکی زیادہ ہے

"دنیا میں برائی زیادہ نہیں بلکہ نیکی زیادہ ہے۔ دیکھو ایک چور جس میں چوری کی برائی پائی جاتی ہے وہ اگر کئی نیک کام کرے۔ مثلاً خوش خلق ہو' سخی ہو' ماں' باپ کی خدمت کرنے والا ہو تو اس میں نیک خلق زیادہ ہوئے یا برے۔ پس اخلاق کو مدنظر رکھ کر دیکھا جائے تو معلوم ہو گا کہ بداخلاقیاں کم ہوں گی اور نیک اخلاق زیادہ ہوں گے۔ اکثر نیک اخلاق لوگوں میں پائے جائیں گے اور بداخلاقیاں کم ہوں گی۔ یہ شبہ کہ دنیا میں برائیاں بہ نسبت نیکیوں کے زیادہ ہیں دو وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ ایک تو اس وجہ سے کہ لوگ دیکھتے ہیں۔ دنیا میں کافر زیادہ ہوتے ہیں اور مومن کم۔ اور دوسرے اس وجہ سے کہ لوگ دیکھتے ہیں کہ اکثر انسانوں میں کچھ عیوب نظر آتے ہیں لیکن یہ دونوں امور ہرگز ثابت نہیں کرتے کہ دنیا میں بدی زیادہ ہے بلکہ باوجود ان دونوں امور کے دنیا میں نیکی زیادہ ہے۔ اگر پہلی بات کو یعنی اس امر کو کہ دنیا میں کافر زیادہ ہیں لیا جائے تو غور کرنے سے معلوم ہو گا کہ یہ ایک دھوکا ہے جو حقیقت پر غور نہ کرنے سے پیدا ہوا ہے۔ حقیقت یہ نہیں کہ دنیا میں کافر زیادہ ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں کافر کہلانے والے زیادہ ہیں کیونکہ اگر تحقیق کی جائے۔ تو دنیا میں سے اکثر آدمی وہی ملیں گے۔ جن پر باطنی حجت پوری نہیں ہوئی۔ پس گو ان کا نام ظاہر (احکام الٰہی) پر رکھا جائے خدا تعالیٰ کے نزدیک ان میں کفر کی حقیقت نہیں پائی جاتی بلکہ ان لوگوں کو خدا تعالیٰ یا پھر موقع دے گا یا ان کے فطری اعمال یعنی شرک و توحید کی بناء پر انہیں سزا یا جزاء دے گا۔

دوسری وجہ بھی کہ اکثر لوگوں میں کمزوریاں نظر آتی ہیں باطل ہے۔ کیونکہ سوال یہ نہیں کہ اکثر لوگوں میں کمزوریاں نظر آتی ہیں بلکہ سوال یہ ہے کہ اکثر لوگوں میں بدیاں نظر آتی ہیں یا نیکیاں اگر اکثر لوگوں میں اکثر نیکیاں نظر آتی ہیں تو نیکی دنیا میں زیادہ ہوئی۔ اور ہر شخص جو انسانوں کے مجموعی اعمال پر نظر کرے گا اسے معلوم ہو گا کہ انسانوں کے اعمال کو مجموعی طور پر دیکھ کر یہی ثابت ہوتا ہے کہ لوگوں میں اکثر نیکیاں ہیں اور کم بدیاں ہیں۔ پس دنیا میں بدی کم ہوئی اور نیک زیادہ۔

کیا شیطان جیتا بعض لوگ اس موقعہ پر کہہ دیتے ہیں کہ خواہ کچھ ہو اگر اکثر لوگوں کو سزا ملنی ہے تو پھر شیطان جیتا۔ میں کہتا ہوں نہیں' پھر بھی خدا ہی جیتا اور وہ اس طرح کہ خدا تعالیٰ کا ایک قانون یہ بھی ہے کہ سزا بھگت کر سارے کے سارے انسان جنت میں چلے جائیں گے۔ چنانچہ (کلام الٰہی) میں آیا ہے (-) میں نے انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میرے بندے بن جائیں۔ اب یہ کس طرح ممکن ہے کہ لوگ خدا کے بندے بن کر بھی سزائیں پڑے رہیں۔

پس معلوم ہوا کہ ایک وقت سب کے سب دوزخ سے نکالے جائیں گے۔ چنانچہ (-) احکام الٰہی سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی وقت سب کے سب لوگ جنت میں چلے جائیں گے۔ اس لئے سارے خدا کے عبد ہو گئے اور خدا ہی جیتا (-)

(منہاج الطالبین)

مرسلہ غلام مصطفیٰ تبسم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مظفر چوہدری-

خزانہ معلومات

متفرق عناوین پر ترتیب وار معلومات

آپ بیتی یہ نہایت دلچسپ کتاب حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کے بیان کردہ سچے دلچسپ واقعات اور حالات پر مشتمل ہے۔ آپ 18 جولائی 1881ء میں پیدا ہوئے۔ بچپن اور جوانی کا ایک حصہ قادیان میں گزرا۔ آپ اپنے زمانے کے معروف ڈاکٹر اور سرجن تھے۔ آپ کو رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔ عمر کا آخری حصہ قادیان میں گزرا جہاں 18 جولائی 1947ء کو آپ نے وفات پائی۔ اور بہشتی مقبرہ قادیان میں احاطہ خاص میں تدفین ہوئی۔

"آپ بیتی" ان دلچسپ اور سبق آموز واقعات سے مزین ہے جو آپ کے مشاہدے یا تجربے میں آئے۔

یہ کتاب رسالہ رہنمائے تعلیم میں اپریل 1945ء میں 74 صفحات پر شائع ہوئی۔

آپ اس آپ بیتی کی تحریر کا مقصد یوں بیان کرتے ہیں۔

"اس آپ بیتی میں صرف وہی باتیں بیان کروں گا جو خود مجھ پر یا میرے سامنے گزریں۔ اور سچی ہیں..... امید ہے کہ یہ سچی باتیں اور اصلی واقعات آج کل کی فرضی شارٹ سٹوریز Short Stories سے زیادہ دلچسپ اور سبق آموز ثابت ہوں گے۔ یہ سو سے اوپر قصے ہیں......"

اس کتاب نے اپنے سبق آموز دلچسپ اور بعض حیرت انگیز واقعات کے باعث لوگوں میں بہت مقبولیت حاصل کی۔

آپ بیتی مجاہد بخارا اور روس یہ 190 صفحات پر مشتمل کتاب حضرت مولانا ظہور حسین صاحب مربی بخارا اور روس نے تحریر کی۔ 1920ء میں دینی تعلیم مکمل کی اور حضرت امام جماعت الثانی کے حکم کی تعمیل میں جولائی 1924ء میں بخارا روانہ ہو گئے۔ بخارا اور روس میں دو سال تک سخت مصائب برداشت کرنے کے بعد آپ اکتوبر 1926ء میں واپس قادیان تشریف لائے۔ زمانہ دراز تک آپ پر ان مظالم کا اثر رہا۔ آپ کی وفات 6 فروری 1982ء کو ربوہ میں ہوئی۔

یہ کتاب ان نہایت دردناک حالات پر مشتمل ہے جو آپ کو اس دوران پیش آئے اس کتاب میں آپ نے اپنے سفروں کی شدید مشکلات و مصائب' روسی حکومت کے وحشیانہ تشدد' روس کے علاقوں میں دعوت الی اللہ' قبول احمدیت کے واقعات' اور اپنے روزمرہ کے معمولات مثلاً روسی زبان سیکھنا' عبادت' تلاوت کلام الہی اور تائید و نصرت الہی کے ایمان افروز واقعات تحریر کئے ہیں۔

یہ وہی حضرت مولانا ظہور حسین صاحب ہیں جن کے بارے میں نیل ایڈم سن A man of God کتاب میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی بچپن کی یادوں کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

"انہوں نے دو سال تک روس میں قید و بند کی صعوبتیں جھیلی تھیں۔ جہاں انہیں مار پیٹ کے علاوہ طرح طرح کی اذیتیں دی گئی تھیں۔ جن کی وجہ سے ان کی پیٹھ پر اب تک زخموں کے نشان تھے۔ کمسن طاہر اور ان کے ساتھی کبھی کبھی اس بزرگ سے ملنے جاتے اور فرمائش کرتے کہ اپنی کمر کو ننگا کر کے دکھائیں۔ اور یہ بچے پھر ٹکٹکی باندھے ان کے زخموں کو غور سے تکتے رہے۔

آتش خواجہ حیدر علی مشہور شاعر آپ کا نام خواجہ حیدر علی اور تخلص آتش تھا۔ والد کا نام خواجہ علی محسن تھا۔

آپ لکھنوی تہذیب کا نمونہ تھے۔ سپاہیانہ طرز تھی اور لکھنؤ کے بانکوں میں شمار تھا۔ ہر وقت ہتھیار بند رہتے۔ دربار لکھنؤ سے 80 روپے ماہوار وظیفہ پاتے تھے۔

آپ کا دیوان آپ کی زندگی میں شائع ہو کر مقبول عام ہو چکا تھا۔ ناسخ آپ کے ہمعصر شاعر تھے۔ جن سے شعر و سخن میں مقابلہ رہتا تھا۔

ناسخ کے انتقال کے بعد آتش نے شعر کہنا چھوڑ دیا کیونکہ پھر ان کی نظر میں کوئی داد دینے والا باقی نہ رہا۔

آپ دبستان لکھنؤ کے نمایاں ترین شعراء میں سے تھے۔ اور آپ کا کلام سوز کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ کئی ایک اشعار اور مصرعے تو ضرب الامثال کی حیثیت اختیار کر چکے ہیں۔

نمونہ کلام

سن تو سہی ہے جہاں میں تیرا فسانہ کیا
کہتی ہے تجھ کو خلقِ خدا غائبانہ کیا
اڑتا ہے شوقِ راحت منزل سے اسپ عمر
مہمیز کس کو کہتے ہیں اور تازیانہ کیا
یا مدعی حسد سے نہ دے داد تو نہ دے
آتش غزل یہ تو نے کہی عاشقانہ کیا

نقش و نگار حسنِ بتاں کا نہ کھا فریب
مطلب سے خالی جان لے تو یہ عبارتیں
آتش یہ شش جہت ہے مگر کوچہ یار کا
چاروں طرف سے ہوتی ہیں ہم پر اشارتیں

آتش پرست آگ کی پوجا کرنا آتش پرستی کہلاتا ہے مثلاً ہندو مذہب میں اگنی دیوتا کی پرستش۔ آگ کو ایک عظیم الشان مظہر قدرت قرار دے کر کی جاتی ہے۔

اسی طرح بہت سے قدیم قبائل اور تہذیبوں میں آگ کی پرستش کا سراغ ملتا ہے۔

فی زمانہ پارسی لوگ جو قدیم ایرانی آتش پرست مذہب کی باقیات ہیں آتش کدوں میں آگ جلا کر اس کی پرستش کرتے ہیں۔

ابتدائی زرتشتی مذہب میں آتش پرستی کی کوئی گنجائش نہیں تھی لیکن ایران میں زرتشتی مذہب کے زوال کے زمانے میں آتش پرستی کو لازمی مذہبی رکن کی حیثیت دے دی گئی۔ پارسی مذہب کی آتش پرستی میں آگ کو "آہور مزدا" کا خاص مظہر قرار دے کر اس کی پرستش کی جاتی ہے۔

آجکل کے ایران میں آتش پرستوں کی تعداد نہایت قلیل ہے۔ آتش پرستوں کی زیادہ تعداد "پارسی" کے نام سے ہندوستان کے ساحلی علاقوں بمبئی ریذیڈنسی اور کلکتہ میں پائی جاتی ہے۔ کراچی میں بھی ان کی جماعتیں موجود ہیں۔ یہ لوگ سینکڑوں برس قبل ایران سے ترک وطن کر کے یہاں آباد ہوئے تھے۔ اب ان کے عقائد ہندومت سے مل جل گئے ہیں تاہم ان کے آتشکدے ان کی امتیازی علامت ہیں جن میں دن رات آگ روشن رہتی ہے۔ آتش کدہ عموماً ہشت پہلو بنایا جاتا ہے جس کے وسط میں آتش دان ہوتا ہے۔ بڑے آتش کدے کو آتش بہرام اور چھوٹے کو آذران یا آدران یا آگیاری کہا جاتا ہے۔

آتما رام- مہتہ لالہ آتما رام گورداسپور میں ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر تھا۔ اس کی عدالت میں حضرت بانی سلسلہ کے ایک مخالف کرم دین آف بھیں کا حضرت صاحب کے خلاف ازالہ حیثیت عرفی کا مقدمہ زیر سماعت آیا۔

پہلے لالہ چندولال اس مقدمے میں مجسٹریٹ تھا اور معاندانہ رویہ اختیار کئے ہوئے تھا اس کی جگہ مہتہ آتما رام مجسٹریٹ مقرر ہو کر آیا۔ یہ بھی ایک متعصب ہندو تھا۔ آتما رام نے سراسر تعصب اور دشمنی کا مظاہرہ کرتے ہوئے عدالت میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ پر ناواجب سختی کی اور تاریخیں قریب قریب مقرر کرنا شروع کر دیں تاکہ آپ کو تکلیف ہو۔ مئی 1904ء سے جولائی 1904ء کے دوران متعدد مرتبہ آپ کو گورداسپور جانا پڑا۔ آخر مقدمے کا فیصلہ سناتے ہوئے اس نے آپ پر سات سو روپے ناحق جرمانہ کیا۔ اس کی سازش یہ تھی کہ عدم ادائیگی کی صورت میں آپ کو گرفتار کر لیا جائے لیکن اللہ تعالیٰ کی مشیت یوں کام کر رہی تھی کہ اسی روز حضرت نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ نے اپنے ایک آدمی کے ہاتھ نو سو روپیہ بھجوا دیا تھا چنانچہ جوں ہی فیصلہ سنایا گیا اسی وقت جرمانے کی رقم ادا کر گئی اور لالہ آتما رام اپنے بد منصوبے میں کامیاب نہ ہو سکا۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے پیشگی اس مقدمے سے بریت کی خوشخبری دی تھی اور آپ نے اس کا اعلان فرما دیا تھا۔ چنانچہ جب مقدمہ ڈویژنل جج کی عدالت میں گیا تو اس نے پیشگوئی کے مطابق اس فیصلے کو منسوخ کر دیا۔ اور آپ کو نہ صرف باعزت بری کیا بلکہ کرم دین آف بھیں کو جرمانہ بھی کیا اور سخت فیصلہ لکھا۔

آتما رام کا انجام آتما رام کے انجام کی نسبت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں۔

"پھر کچھ دنوں کے بعد کرم دین نام ایک مولوی نے فوجداری مقدمہ گورداسپور میں میرے نام دائر کیا۔ اور میرے مخالف مولویوں نے اس کی تائید میں آتما رام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کی عدالت میں جا کر گواہیاں دیں اور ناخنوں تک زور لگایا اور ان کو بڑی امید ہوئی کہ اب کی دفعہ ضرور کامیاب ہوں گے اور ان کو جھوٹی خوشی پہنچانے کے لئے ایسا اتفاق ہوا کہ آتما رام نے اس مقدمہ میں اپنی نافہمی کی وجہ سے پوری غور نہ کی اور مجھ کو سزائے قید دینے کے لئے مستعد ہو گیا۔ اس وقت خدا نے میرے پر ظاہر کیا کہ وہ آتما رام کو اس کی اولاد کے ماتم میں مبتلا کرے گا۔ چنانچہ یہ کشف میں نے اپنی جماعت کو سنا دیا۔ اور پھر ایسا ہوا کہ قریباً بیس پچیس دن کے عرصہ میں دو بیٹے اس کے مر گئے۔ اور آخر یہ اتفاق ہوا کہ آتما رام سزائے قید تو مجھ کو نہ دے سکا۔ اگرچہ فیصلہ لکھنے میں اس نے قید کرنے کی بنیاد بھی باندھی مگر اخیر پر خدا نے اس کو اس حرکت سے روک دیا۔ لیکن تاہم اس نے سات سو روپیہ جرمانہ کیا۔ پھر ڈویژنل جج کی عدالت سے عزت کے ساتھ میں بری کیا گیا اور کرم دین' پر سزا قائم رہی۔ اور میرا جرمانہ واپس ہوا مگر آتما رام کے دو بیٹے واپس نہ آئے۔

(حقیقتہ...... ص 121' ص 122
روحانی خزائن جلد 22 ص 124' 125)

پھر تحریر فرماتے ہیں۔

اٹھائیسواں نشان آتما رام کی اولاد کی موت کی نسبت پیشگوئی۔ چنانچہ بیس دن میں دو لڑکے اس کے مر گئے۔ اس پیشگوئی کے گواہ وہ جماعت کے لوگ ہیں جو گورداسپور میں میرے ساتھ مقدمہ میں حاضر تھے۔

(حقیقتہ....... ص 216' ص 122
روحانی خزائن جلد 22 ص 226)

حضرت (بانی سلسلہ) پر جب کرم دین بھیں والا مقدمہ ہوا تو مجسٹریٹ ہندو تھا..... دو مجسٹریٹ تھے جن کی عدالت میں یکے بعد دیگرے یہ مقدمہ پیش ہوا۔ اور ان دونوں کو بڑی سخت سزا ملی۔ ان میں سے ایک تو معطل ہو گیا اور ایک کا بیٹا دریا میں ڈوب کر مر گیا اور وہ اس غم میں نیم پاگل ہو گیا۔ اس پر اس واقعہ کا اتنا اثر تھا کہ ایک دفعہ میں دہلی جا رہا تھا کہ وہ لدھیانہ کے سٹیشن پر مجھے ملا اور بڑے الحاح سے کہنے لگا کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے صبر کی توفیق دے مجھ سے بڑی بڑی غلطیاں ہوئی ہیں اور میری حالت ایسی ہے کہ میں ڈرتا ہوں کہ میں کہیں پاگل نہ ہو جاؤں۔ اب میرا ایک اور بیٹا ہے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے اور مجھے دونوں کو تباہی سے بچائے۔

(.....کبیر جلد 5 ص 359)

OOO

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضل الرحمان ناصر

علم کا نشہ

ہمارے معاشرے کے بہت سے افراد کو جہاں معاشی مسائل نے بری طرح الجھا رکھا ہے اور وہ دن رات پیسہ کمانے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں۔ وہاں بہت سے افراد ایسے بھی ہیں جو روزی کمانے کے محدود وسائل کی وجہ سے یا ذاتی رجحان کے مطابق کام نہ ملنے کی وجہ سے بالکل فارغ ہیں اور دن بدن فراغت کے لمحات ان کے لئے وبال جان بن جاتے ہیں۔ فراغت کا ہر دن ان کی سوچ کو مردہ کرتا چلا جاتا ہے اور ہر رات کا اندھیرا ان کو طرح طرح کے جرائم پر مجبور کرتا ہے۔ اور ایسے لوگ بہر صورت بے چینی اور بے قراری کو دور کرنے کے لئے طرح طرح کے ہتھکنڈے استعمال کرتے اور بعض انتہائی خطرناک نشوں میں مبتلاء ہو کر تباہ ہوتے ہیں۔

ایسی صورت حال میں جہاں ایسے افراد کے لئے دعا کرنی چاہئے وہاں ان افراد کو اگر ان پر اثر رکھنے والے افراد فارغ اوقات کی الجھنوں سے بچانے کے لئے اس بات کی نصیحت کریں جو ہمارے امام نے اپنے ایک خطبہ میں ہمیں کی۔ تو ممکن ہے ان میں سے بہت سے خطرناک اور وبال جان نشہ سے نجات حاصل کر کے ایک نہایت مفید اور لذت بخش مصروفیت اختیار کر کے معاشرے کا ایک مفید جزو بن سکیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

علم کے بڑھنے کا لطف "علم کے بڑھنے کا جو لطف ہے اگر کسی کو یہ عادت پڑ جائے تو یہ عادت ایسی ہے جو چھٹ نہیں سکتی۔ سب سے بڑا نشہ یہ ہے۔ تبھی صاحب علم لوگ دنیا کی لذتوں کے محتاج ہی نہیں رہتے۔ ایسے سائنس دان ہیں جو صبح پو پھٹنے سے پہلے اپنی لیبارٹریز میں پہنچتے ہیں اور رات کا بارہ کا گھنٹہ وہ اپنی لیبارٹریز میں سنتے ہیں۔ اور ان کے ذکر محفوظ ہیں۔ ان کو سوائے اس علم کے جس کی ان کو جستجو دل میں ایک لگن کے طور پر لگ گئی کسی چیز میں دلچسپی نہیں رہتی۔ نیوٹن کا بھی یہی حال تھا۔ دوسرے بڑے بڑے سائنس دان جنہوں نے ایجادات کی ہیں اور ہمیشہ کے لئے علم کی دنیا میں ان کا نام سنہری حروف سے لکھا گیا۔ انمٹ حروف سے لکھا گیا۔ ان کا مطالعہ کریں ان کو کوئی مجبوری نہیں تھی کہ وہ اتنا وقت اپنے خاندان سے کٹ کر اپنے کاموں میں لگائیں۔ مجبوری صرف یہ تھی کہ علم میں ایک نشہ ہے۔ علم میں ایک ایسی لذت ہے جس سے انسان کے اندر وسعتیں پیدا ہوتی ہیں اور جو ان کا ایک مطالبہ ہے کہ میں پھیلوں علم اسے عطا کرتا ہے۔ اور اعلیٰ رنگ میں عطا کرتا ہے۔"

علم کی کشش نیز فرمایا:-

اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ علم میں اپنی ذات میں ایک ایسی کشش ہے کہ اس کے ذریعے انسان کی شخصیت پھیلتی ہے اور اس کا فائدہ لوگوں کو پہنچتا ہے۔ نقصان کوئی نہیں اور علم کی لذت دل میں جاگزیں ہو جائے تو اس سے کردار کی عظمت بھی پیدا ہوتی ہے۔ صاحب علم میں از خود ایک کردار کی عظمت پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ وہ اپنی ذات میں غنی بنتا چلا جاتا ہے۔ یعنی لوگوں کا ہمدرد ہو بھی تو لوگوں کی ستائش سے بالا ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس کو پھر اس کی پرواہ نہیں رہتی کہ کوئی دیکھتا ہے مجھے کہ نہیں دیکھتا۔ کسی کو میں اچھا لگ رہا ہوں یا بد لگ رہا ہوں۔ تو علم کا نشہ ہے اس میں وہ اپنی مصروف زندگی گذارتا ہے۔

(خطبہ جمعہ 12 جولائی 1996ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 30 اگست 1996ء)

اس اہم بات سے فائدہ اٹھا کر ایسے افراد کے معاشی مسائل بھی حل ہو سکتے ہیں کیونکہ علمی میدان میں آگے بڑھتے ہوئے جہاں ان کے ذہن کو تسکین حاصل ہوگی وہاں ساتھ ساتھ معاشی مسائل کے حل کے لئے بہت سے روشن امکانات بھی نظر آنے لگیں گے۔ نیز ایسے افراد کم علمی اور جہالت کی وجہ سے جو کئی قسم کے نقصانات اٹھاتے ہیں یا دوسروں کو پہنچاتے ہیں اس سے خود بھی محفوظ ہو جائیں گے۔ اور دوسروں کو بھی محفوظ رکھیں گے۔ کیونکہ کم علمی سے لازماً کئی قسم کے نقصانات اٹھانے پڑتے ہیں۔

کم علمی کے نقصانات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں۔

"اگر علم صحیح نہ ہو تو یہ لازمی بات ہے کہ اس کے جذبات بھی بگڑ جائیں گے اور اس کا عمل بھی بگڑا ہوا ہوگا۔ مثلاً پسا ہوا نمک اور میٹھا دونوں ہم شکل ہوتے ہیں اگر ہم کسی کو میٹھا دے دیں اور وہ اسے نمک سمجھ کر ہنڈیا میں ڈال لے تو چونکہ اس کا علم صحیح نہیں ہوگا۔ نتیجہ بھی خراب ہی پیدا ہوگا۔ یہ نہیں ہو سکتا وہ میٹھے کو نمک سمجھ کر ہنڈیا میں ڈال لے تو میٹھا نمک بن جائے۔ غلط علم ہمیشہ غلط عمل اور غلط جذبات پیدا کیا کرتا ہے۔ بسا اوقات عورتیں آنکھ میں ڈالنے والی دوا یا مالش کرنے کی دوا بچوں کو غلطی سے پلا دیتی ہیں اور وہ ہلاک ہو جاتے ہیں یہ نہیں ہوتا کہ ان کے غلط علم کا کوئی نتیجہ پیدا نہ ہو

(..... جلد نہم صفحہ 59)

آپ نے نموۃً کم علمی کے نتیجے میں پہنچنے والے چند نقصانات کا ذکر کیا ہے ورنہ اس کے علاوہ قدم قدم پر جاہل انسان کی ہلاکت کا خطرہ ہوتا ہے۔ اس لئے اس بات کی بہت ضرورت ہے کہ معاشرے میں علم کے حصول کی طرف لوگوں کو بار بار توجہ دلائی جائے۔ اور اس سے بہت سے ایسے افراد جو بحیثیت انسان اپنی قدر کھو چکے ہیں ان کو بھی شرف حاصل ہوگا۔ کیونکہ جس قدر وہ علم کے زیور سے آراستہ ہونگے اسی قدر لوگوں کے دلوں میں ان کی عظمت اور قدر پیدا ہوگی۔

عزت کا نسخہ اس سلسلہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ الاول نے ایک عجیب نکتہ بیان فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں:-

علم ایک بے نظیر۔ عزت بڑھانے والی نعمت الٰہی ہے۔ کتا جو ذلیل ترین حیوانات ہے جب اس کو شکار کرنے کا علم ہو جائے تو اس کی کتنی عزت ہو جاتی ہے اسی طرح باز ایک وحشی پرندہ ہے مگر سیکھا ہوا کیسا معزز ہو جاتا ہے۔ غرض جس قدر علم زیادہ ہوتا جاتا ہے اسی قدر عزت زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ بلکہ انسان عالم انسان جاہل سے کتنا زیادہ معظم ہوتا ہے اور ملائکہ میں بھی علم کے مدارج سے ہی ترقی ہے۔

(حقائق الفرقان جلد سوم صفحہ 283)

البیرونی کی خواہش جدید دور کے عظیم احمدی سائنس دان محترم عبدالسلام صاحب ایک جگہ فرماتے ہیں۔

علم کی تحصیل و تخلیق ہر (شخص) پر فرض ہے۔ گہوارہ سے قبر تک البیرونی جو ایک ہزار سال قبل غزنہ میں رہتے تھے۔ ان کی وفات کے متعلق ان کے ایک ہم عصر لکھتے ہیں۔

"جب مجھے علم ہوا کہ وہ مرض الموت میں مبتلا ہیں تو میں ان کی آخری زیارت کے لئے گیا۔ انہیں دیکھتے ہی یہ اندازہ ہو گیا کہ وہ اب زیادہ دیر تک زندہ نہیں رہیں گے۔ جب لوگوں نے انہیں میرے آنے کی اطلاع دی تو انہوں نے آنکھیں کھول دیں اور مجھ سے پوچھا کہ تم فلاں ہو۔ میں نے کہا جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا۔ میں نے سنا ہے کہ تمہیں (دینی) وراثت کے پیچیدہ مسائل کا علم ہے اور اس کے بعد انہوں نے ایک مشہور مسئلہ کا ذکر کیا۔ میں نے کہا "ابوریحان! اس وقت اس کا کیا تذکرہ" اور ابوریحان البیرونی نے جواب دیا" کیا تمہیں معلوم نہیں کہ کسی بات کو جان کر مرنا اس سے بہتر ہے کہ انسان بغیر اس کو جانے ہوئے مر جائے۔ دل غمزدہ کے ساتھ میں نے جو کچھ مجھے معلوم تھا ان سے بیان کر دیا۔ اجازت لے کر ابھی دہلیز پر قدم رکھا ہی تھا کہ اندر سے آہ و بکا کی آوازیں آئیں۔ البیرونی ختم ہو چکے تھے۔

(سائنس اور جہان نو صفحہ 216۔217)

نصیحت ڈاکٹر عبدالسلام ہماری قوم کے عظیم سپوت تھے آپ نے نہ صرف ساری زندگی خود علم حاصل کیا بلکہ اپنی قوم کی ہمدردی میں بار بار ہم کو مختلف انداز میں نئے نئے علوم سیکھنے اور تخلیق کے میدانوں میں آگے بڑھنے کی تلقین کرتے رہے۔ ایک دفعہ آپ نے بڑے ہی درد بھرے لہجہ میں فرمایا۔

آخر اتنا گڑگڑا کر مجھے یہ التجا کرنے کی کیا ضرورت ہے کہ لوگ سائنسی تخلیق کی طرف متوجہ ہوں۔ اس کی وجہ صرف یہی نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم میں جاننے کی صلاحیت پیدا کی ہے یا آج کی دنیا میں طاقت صرف علم ہی کے ذریعہ حاصل کی جا سکتی ہے......... بلکہ بڑی وجہ حقارت کے وہ تازیانے ہیں جو اہل علم ہم پر برساتے رہتے ہیں چاہے زبان سے وہ کچھ نہ کہیں۔ فزکس کے ایک نوبل انعام یافتہ عالم کے الفاظ اب تک میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ "سلام! کیا تم واقعی سمجھتے ہو کہ ہمیں ایسی قوم کی خبر گیری اور مدد کرنا چاہئے یا ان کے زندہ رہنے کے لئے غذا کا انتظام کرنا چاہئے جنہوں نے انسانی علم کو ذرہ برابر بھی آگے نہیں بڑھایا۔"

(سائنس اور جہان نو صفحہ 214 مطبوعہ فرنٹیئر پوسٹ پبلی کیشنز۔ لاہور)

پس اگر ہماری قوم نے دنیا میں کوئی مقام پیدا کرنا ہے تو لازماً ہم کو اپنے معاشرے کے مزاج میں تبدیلی پیدا کر کے اس میں علم کا شیریں مزاج پیدا کرنا ہوگا مگر یہ تبھی ہوگا جب ہمارے والدین اور ہمارے معاشرے کے صاحب اثر افراد نہ صرف خود مطالعہ کا شوق پیدا کریں بلکہ اپنے زیر اثر سب بچوں اور نوجوانوں کو مفید علوم پڑھنے کی تلقین کریں۔

نیز ایسے لوگ جن کو اللہ تعالیٰ نے دولت سے مالا مال کیا ہے وہ بھی غریب ماں باپ کے بچوں کا سہارا بنیں۔ اور غریب ماں باپ جو معاشی مسائل کی وجہ سے اپنے بچوں کو تعلیم دینے کا حوصلہ نہیں رکھتے ان کی ڈھارس بندھائیں۔ تا ہم میں سے ہر چھوٹا بڑا اپنے فارغ اوقات علم کے نور سے روشن کر لے۔ اور اپنی قوم کی تقدیر بدلے۔

غزل

جادو ہے آواز میں اس کی باتوں میں تاثیر
ہو جاتی ہے خاک بھی اس کی نظروں سے اکسیر

میرے دل کا آنگن اس سے ایسے پُر تنویر
جیسے دل کے اندر اس کا سوہنا گھر تعمیر

سمجھے ہے وہ پیار کو میرے میری اک تقصیر
کاش پڑھے وہ میرے دل پر لکھی ہر تحریر

پیار ملا جو اس کا ناصؔر پھر ہو کیوں دلگیر
دیکھو اپنی قدر شناسی اپنی یہ توقیر

طارق بشیر ناصؔر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے خاص خاص پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

اتوار-19-اپریل 1998ء

12-30 رات-چلڈرنز کارنر-
1-10 رات- مجلس سوال وجواب-
2-30 رات- بچوں کی حضرت صاحب سے ملاقات-
3-35 رات-سویڈش زبان سیکھئے-
4-40 رات-چلڈرنز کارنر-کوئز-
5-20 صبح-لقاء مع العرب-
6-25 صبح- کینیڈین ہورائزن- حضرت صاحب سے مجلس سوال وجواب-
7-20 صبح-اردو کلاس-
8-25 صبح-سویڈش زبان سیکھئے-
8-50 صبح-ملاقات- بچوں کی حضرت صاحب سے ملاقات-
10-40 صبح-چلڈرنز کارنر-کوئز پروگرام-
11-15 دوپہر خطبہ 17-4-98
12-20 مجلس سوال وجواب
4-30 سہ پہر چینی زبان سیکھئے
7-10 شام- انگریزی دان دوستوں سے حضرت صاحب کی ملاقات-
8-15 رات-لقاء مع العرب-
9-20 رات- افریقین پروگرام- مجلس عرفان منعقدہ افریقہ- آخری حصہ-
10-35 رات-اردو کلاس-

پیر 20-اپریل 1998ء

12-40 رات-چلڈرنز کارنر-
1-25 رات- درس القرآن- بیت الفضل لندن-
3-25 رات-چینی زبان سیکھئے-
4-45 رات-چلڈرنز کارنر کوئز-
5-30 صبح-لقاء مع العرب-
6-40 صبح-ایم ٹی اے امریکہ کی پیشکش سچائی کے متلاشی-
7-00 صبح-اردو کلاس-
8-15 صبح-چینی زبان سیکھئے-
8-45 صبح- انگریزی دان دوستوں سے حضرت صاحب کی ملاقات-
10-45 صبح-چلڈرنز کارنر-کوئز-
11-25 دوپہر- درس القرآن- بیت الفضل لندن-
1-00 دوپہر-لقاء مع العرب-
2-05 دوپہر-اردو کلاس-
3-10 دوپہر- سپورٹس نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ-
4-30 شام-نارویجین زبان سیکھئے-
7-05 شام-ہومیوپیتھی-
8-10 رات-لقاء مع العرب-
10-20 رات-اردو کلاس-

منگل 21-اپریل 1998ء

12-30 رات-چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات-
1-05 رات- دینی تعلیمات- روحانی خزائن-
1-50 رات-ہومیوپیتھی کلاس-
2-50 رات-ایم ٹی اے ورائٹی-
3-45 رات-نارویجین زبان سیکھئے-
4-40 رات-چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات-
5-20 صبح-لقاء مع العرب-
6-25 صبح- سپورٹس- نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ-
7-15 صبح-اردو کلاس-
8-20 صبح-نارویجین زبان سیکھئے-
8-50 صبح-ہومیوپیتھی کلاس-
10-40 صبح- چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات-
11-20 دوپہر- پشتو پروگرام- خطبہ جمعہ 13-9-96
12-25 دوپہر-دینی تعلیمات-
1-00 دوپہر-لقاء مع العرب-
2-05 دوپہر-اردو کلاس-
3-10 دوپہر-طبی معاملات-
7-05 رات-ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
8-10 رات-لقاء مع العرب-
10-25 رات-اردو کلاس-

بدھ-22-اپریل 1998ء

12-35 رات- چلڈرنز کارنر- قرآن کریم کا صحیح تلفظ-
12-55 رات-ایم ٹی اے ورائٹی-
1-50 ہماری کائنات- سید طاہر احمد-
2-20 رات- ترجمہ قرآن کریم کلاس-
4-45 رات- چلڈرنز کارنر- قرآن کریم کا صحیح تلفظ
5-05 صبح-لقاء مع العرب-
6-20 صبح-طبی معاملات-
6-55 صبح-اردو کلاس-
8-35 صبح-حکایات شیریں-
8-50 صبح-ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
10-35 صبح- چلڈرنز کارنر- قرآن کریم کا صحیح تلفظ-
11-50 دوپہر- ہماری کائنات- سید طاہر احمد صاحب-
12-20 دوپہر-ایم ٹی اے ورائٹی
1-15 دوپہر-لقاء مع العرب-
2-20 دوپہر-اردو کلاس-
3-25 دوپہر-گفتگو-
7-00 رات- ترجمہ قرآن کریم کلاس-
8-05 رات-لقاء مع العرب-
10-25 رات-اردو کلاس-

جمعرات 23-اپریل 1998ء

12-35 رات- چلڈرنز کانر- حضرت صاحب سے ملاقات-
1-05 رات-المائدہ-
1-30 رات-پیرھن-
2-05 رات- ترجمہ قرآن کریم کلاس-
4-40 رات-چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات-
5-10 صبح-لقاء مع العرب-
6-15 صبح- کینیڈین پروگرام- ہمارے دوستوں سے ملئے
7-00 صبح-اردو کلاس-
8-30 صبح-ترجمہ قرآن کریم کلاس-
10-40 صبح- چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات-
11-20 دوپہر- سندھی پروگرام- خطبہ 12-10-96
12-25 دوپہر-المائدہ-
12-45 دوپہر-لقاء مع العرب-
1-50 دوپہر-اردو کلاس-
3-00 دوپہر-کوئز تاریخ احمدیت-
3-40 دوپہر-درثمین کی نظموں کا صحیح تلفظ-
4-30 دوپہر-ڈچ زبان سیکھئے-
7-00 رات-ہومیوپیتھی کلاس-
8-05 رات-لقاء مع العرب-
10-30 رات-اردو کلاس-

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں-

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر 31556 میں طاہر احمد ولد حکیم محمد یار قوم سندھو پیشہ بے کار عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کچری بھٹیاں ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-6-97 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ-/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد طاہر احمد ساکن کچری بھٹیاں P/O کوٹ سلطان ضلع جھنگ گواہ شد نمبر 1 کریم بخش خالد انسپکٹر مال آمد مسل نمبر 31208 گواہ شد نمبر 2 امتیاز احمد صدر جماعت احمدیہ کچری بھٹیاں ضلع جھنگ-

مسل نمبر 31557
I- Ny Chamidah Sibthe W/O Sibthe Ahmad Hasan
پیشہ خانہ داری عمر 35 بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14-6-96 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے-1- زمین برقبہ 100 مربع میٹر واقع Desa Peinggilan جابر انڈونیشیا مالیتی-/10000000 روپے-2- طلائی زیورات وزنی 25 گرام مالیتی-/600000 روپے-3- حق مہر-/240000 روپے- کل جائیداد-/10840000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/17500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ N.Y.Chamidah Sibthe انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Sibthe Ahmad Hasan خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 Drs.Anwar Said S/o Said انڈونیشیا-

مسل نمبر 31558 میں سیدہ سعیدہ محمود زوجہ محمود احمد اختر قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد پاکستان حال کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13-10-96 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے- 1- حق مہر بذمہ-/1000 روپے پاکستانی- اور زیورات طلائی وزنی ساڑھے نو تولہ مالیتی-/C $ 1710- اس وقت مجھے مبلغ-/C $ 150 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ سیدہ سعیدہ محمود کینیڈا گواہ شد نمبر 1 محمود احمد اختر خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد سعید وصیت نمبر 10275 نیشنل سیکرٹری وصایا-

مسل نمبر 31559 میں عطاء الاعلیٰ ظفر ولد مولانا عطاء الکریم قوم شیخ پیشہ ٹیکسی ڈرائیور عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر 150 صدر انجمن احمدیہ ربوہ حال کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9-10-96 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ محترمہ ناصرہ بیگم صاحب زوجہ حافظ بشیر احمد صاحب مورخہ 12- اپریل 1998ء کو بوجہ ہارٹ اٹیک انتقال کر گئیں۔ متوفیہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ جنازہ احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں پڑھایا گیا۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی اور بعد تدفین مکرم چوہدری نور احمد صاحب عابد دار الصدر شمالی نے دعا کروائی۔ موصوفہ اپنے بیٹے مظاہر احمد کے پاس لاہور میں مستقل قیام رکھتی تھیں۔ آپ چوہدری نذیر احمد صاحب صدر محلہ دار الصدر شمالی اور چوہدری محمد رشید صاحب کی ہمشیرہ تھیں۔

نمائندہ روزنامہ الفضل
شعبہ اشتہارات کا دورہ
حصول اشتہارات

○ مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب آف اوکاڑہ نمائندہ روزنامہ الفضل شعبہ اشتہارات حصول اشتہارات کے لئے سیالکوٹ۔ نارووال۔ شیخوپورہ۔ راولپنڈی۔ حافظ آباد۔ گوجرانوالہ۔ شاہدرہ۔ قصور۔ اسلام آباد کے دورہ پر تشریف لا رہے ہیں۔ عہدیداران و احباب جماعت احمدیہ سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینجر روزنامہ الفضل ربوہ)

ایک احمدی بچی کی
نمایاں کامیابی

○ عزیزہ سونیا مبشرہ بنت مکرم شیخ محمد افضل صاحب نے امسال مڈل سٹینڈرڈ کے امتحان میں 723/900 نمبر حاصل کر کے ایم سی گرلز ہائی سکول فیصل آباد میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ عزیزہ سونیا مبشرہ مکرم شیخ سردار محمد صاحب (وفات یافتہ) کی پوتی ہے۔ احباب کرام سے عزیزہ کی مزید اعلیٰ کامیابیوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/800 $ ماہوار بصورت ٹیکسی ڈرائیور مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عطاء الاعلیٰ ظفر کینیڈا گواہ شد نمبر 1 محمد سعید وصیت نمبر 10275 سیکرٹری وصایا کینیڈا گواہ شد نمبر 2 شیخ خورشید احمد وصیت نمبر 6127۔

مسل نمبر 31560 میں عطیہ ساجدہ ظفر زوجہ عطاء الاعلیٰ ظفر قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لنڈن حال کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-10-9 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر 10000 کینیڈین ڈالر بذمہ خاوند محترم (C $ 10000/-) اور زیورات طلائی وزنی ساڑھے پانچ تولہ مالیتی۔/C $ 1000 اس وقت مجھے مبلغ۔/150 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عطیہ ساجدہ ظفر کینیڈا گواہ شد نمبر 1 عطاء الاعلیٰ ظفر مسل نمبر 31559 خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد سعید وصیت نمبر 10275 سیکرٹری وصایا کینیڈا۔

مسل نمبر 31561 میں امتہ الحفیظ حسین بیوہ محمود علی حسین قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر 69 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-11-29 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/C $ 840 ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الحفیظ حسین کینیڈا گواہ شد نمبر 1 ملک رشید الدین زعیم انصار اللہ کینیڈا گواہ شد نمبر 2 ملک رفیع الدین کینیڈا۔

مسل نمبر 31562

I- Mohammed Aziz Ahmad S/O Mohammad Khaleel Ahmad

پیشہ انجینئرنگ عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U. S. A بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-9-26 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 2 عدد مکانات مالیتی ایک لاکھ ڈالر۔/100000 $ اور ٹیکسی مالیتی۔/30000 $۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/33500 $ سالانہ بصورت انجینئرنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد

Mohammed Aziz Ahmad U.S.A

گواہ شد نمبر 1 Abdul Karim U. S. A گواہ شد نمبر 2 Naeeat A.Khan U.S.A ریٹائرڈ مینجر U.S.A.۔

مسل نمبر 31563

I- Khaula Rehman W/O Zia Hussain Shah

پیشہ فزیشن عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.S.A بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-7-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی وزنی 410 گرام مالیتی۔/5000 $۔ اور حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/12000 $ اس وقت مجھے مبلغ۔/1500 $ ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Khaula Rehman U.S.A گواہ شد نمبر 1 Zia Hussain Shah خاوند موصیہ U. S. A گواہ شد نمبر 2 چوہدری عطاء الرحمٰن دار الصدر شمالی ربوہ۔

مسل نمبر 31564

I- Amatul Nakasha Ahmad D/O Mirza Mogh Foor Ahmad

پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U. S. A بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-9-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 $ ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔

Amatul Nakasha Ahmad U. S. A

گواہ شد نمبر 1 Ghulam A.Faraukh U.S.A

گواہ شد نمبر 2 Mirza Maghfoor Ahmad U .S .A۔

مسل نمبر 31565 میں ڈاکٹر لیقہ فوزیہ زوجہ ڈاکٹر ملک مدثر احمد پیشہ ڈاکٹر وقف زندگی عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دوالمیال ضلع چکوال حال نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-8-11 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر۔/70000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/7500 ₦ ماہوار بصورت وقف الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ڈاکٹر لیقہ فوزیہ نائیجیریا گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر ملک مدثر احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 منظور احمد احمدیہ جماعت OJOKOR نائیجیریا۔

مسل نمبر 31566 میں بشریٰ مسعود مرزا زوجہ مرزا مسعود احمد قوم مغل برلاس پیشہ خانہ داری عمر 59 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-3-31 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔
1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/C $ 5000۔
2۔ زیورات طلائی وزنی 5 تولہ مالیتی۔/C $ 1000۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/C $ 250 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ بشریٰ مسعود مرزا کینیڈا گواہ شد نمبر 1 مرزا مسعود احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 مرزا شاہد احمد وصیت نمبر 26293 پسر موصیہ۔

مسل نمبر 31567 میں فرزانہ الطاف زوجہ محمد الطاف قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 70 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناروے بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-11-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/51000 روپے۔ اور زیورات طلائی وزنی 10 تولہ مالیتی۔/10500 نارویجن کرونے اس وقت مجھے مبلغ۔/1000 کرونے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ فرزانہ الطاف ناروے گواہ شد نمبر 1 محمد الطاف خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد احمد منیر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ناروے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں
قومی اخبارات سے

ربوہ : 17 اپریل-1998ء
موسم : گرمی میں اضافہ ہو رہا ہے
درجہ حرارت کم از کم 22 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

عالمی خبریں

اسلامی کانفرنس کی عالمی تنظیم کے رابطہ گروپ کے اجلاس میں پاکستان، سعودی عرب، اور نائیجیریا نے مطالبہ کیا ہے کہ بھارت مقبوضہ کشمیر میں مظالم بند کرے۔

بین الاقوامی انسانی حقوق کمیشن کے اجلاس میں یورپین یونین نے پر زور مطالبہ کیا ہے کہ انسانی حقوق کے بین الاقوامی اور عالمی نمائندوں کو مقبوضہ کشمیر جانے کی سہولت ملنی چاہئے۔

جنیوا میں ہونے والے بین الاقوامی انسانی حقوق کمیشن کے اجلاس میں برطانوی نمائندے اوڈری گلوور نے کہا ہے کہ ہمیں مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی مسلسل خلاف ورزیوں پر زبردست تشویش ہے اور ہم مقبوضہ کشمیر میں جاری ظلم و تشدد کی پر زور مذمت کرتے ہیں۔

امریکی وزیر دفاع کوہن پانچ ملکی دورے پر روانہ ہو گئے ہیں۔ وہ اس دورے کے دوران ترکی اور یونان میں کشیدگی کم کرانے کی کوشش کریں گے اور مشرق وسطیٰ کے رہنماؤں سے بھی ملیں گے۔

امریکہ کے مشرق وسطیٰ کے لئے خصوصی نمائندے ڈینس راس 24۔ اپریل سے پھر ایک دفعہ اسرائیل اور فلسطین کے اختلافات دور کرانے کے لئے مشرق وسطیٰ کا دورہ شروع کریں گے۔ اور وہ نتن یاہو اور یاسر عرفات پر پھر ایک دفعہ "امن مذاکرات" کا عمل دوبارہ شروع کرنے پر زور دیں گے۔

کھیمروج رہنما پول پاٹ دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے ہیں۔ کئی اخباری نمائندوں نے بھی اس خبر کی تصدیق کر دی ہے۔

سوڈان میں خانہ جنگی اور خشک سالی کے باعث شدید قحط پڑنے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ اور آئندہ چند روز میں سینکڑوں افراد کے مارے جانے کا خدشہ لاحق ہو گیا ہے۔

اسرائیلی وزیر دفاع اسحاق موڈر بچائی نے کہا ہے کہ اوسلو امن معاہدے کی مدت کے خاتمے پر یاسر عرفات اعلان آزادی سے باز رہیں۔ یہ مدت یکم مئی 1999ء کو ختم ہو رہی ہے۔

عراق کی انقلابی کونسل کے اجلاس میں جو صدر صدام حسین کی صدارت میں ہوا سلامتی کونسل پر زور دیا گیا ہے کہ وہ عراق پر لگائی گئی پابندیوں کو اٹھانے سے متعلق غور کرے۔ اور اقوام متحدہ کی قرارداد 687 کے پیراگراف 22 کے تحت فوری طور پر عمل درآمد کرے۔

حماس کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ یاسر عرفات استعماری قوتوں کے مفاد میں کام کر رہے ہیں۔ وہ سیکولر ہیں اور عرب قوم پرست ہیں جبکہ حماس مزاحمتی اسلامی تحریک ہے۔ حماس کے ترجمان نے کہا ہے کہ یاسر عرفات کا مقصد صرف اقتدار سے چمٹے رہنا ہے۔

فرانسیسی ماہر تعمیرات بغداد میں سینکڑوں فٹ بلند آٹھ میناروں والی دنیا کی سب سے بڑی مسجد تعمیر کرے گا۔ بتایا گیا ہے کہ اس کے مینار جو 925 فٹ بلند ہوں گے دنیا بھر میں سب سے اونچے مینار ہوں گے۔

چین نے اس بات سے انکار کیا ہے کہ امریکی فرموں نے اسے میزائل ٹیکنالوجی حاصل کرنے کے لئے بعض کل پرزے مہیا کئے ہیں۔ اس لئے کلنٹن انتظامیہ کی ان فرموں کے خلاف تحقیقات بلاجواز اور بے کار ہے۔

○○○

ملکی خبریں

پنجاب لوکل کونسلر الیکشن اتھارٹی نے پنجاب میں 20 مئی کو ہونے والے بلدیاتی انتخابات میں حصہ لینے والوں کے لئے ضابطہ اخلاق جاری کر دیا ہے۔ ضابطہ اخلاق کے مطابق امیدوار کسی ایسی رائے کی تشہیر یا کسی ایسے طریقہ پر عمل نہیں کریں گے جو نظریہ پاکستان یا پاکستان کے اقتدار اعلیٰ سلامتی، اخلاقیات، امن عامہ کے قیام، عدلیہ کی دیانت داری یا آزادی کے لئے مضر ہو یا عدلیہ، پاکستان کی مسلح افواج کو بدنام کرنے یا اس کی تضحیک کا باعث ہو۔ اہم سڑکوں اور چوکوں پر جلسوں کی ممانعت ہو گی۔ امیدوار لاؤڈ سپیکر استعمال نہیں کر سکیں گے۔ مخالف کے جلسوں ہینڈ بلوں اور اشتہاروں کی تقسیم کو روکا جائے گا۔ اشتہارات، پوسٹر یا بینرز آویزاں کرنے پر پابندی ہو گی، دیواروں پر نعرے بھی نہیں لکھے جائیں گے۔ وزراء اپنے سرکاری دوروں کو انتخابی کاموں کے ساتھ منسلک نہیں کر سکیں گے۔ جلوس وغیرہ کے بارے میں انتظامیہ کو آگاہ کرنا ہو گا۔ سڑکوں پر انتخابی کیمپ لگانے اور مذہبی منافرت پھیلانے کی ممانعت ہو گی۔ بسوں ٹرکوں پر مشتعل بردار جلوس نہیں نکالا جا سکے گا۔ جنس کی بنیاد پر پروپیگنڈہ ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔

کابینہ کی ڈیفنس کمیٹی کے اجلاس میں اس بات پر اتفاق کیا گیا کہ ملکی دفاع ناقابل تسخیر بنانے کی کوششیں جاری رکھیں گے۔ دفاعی استحکام پر بیرونی دباؤ قبول نہیں کیا جائے گا۔ غوری میزائل نے بھارت کے پرتھوی میزائل سے پیدا عدم توازن ختم کر دیا ہے اب بھارت مہم جوئی سے قبل سو بار سوچے گا۔ حکومت مسلح افواج کی ضروریات کو ترجیحی بنیادوں پر پورا کرے گی۔

خدمت کمیٹیاں غیر آئینی ہیں۔ ہائی کورٹ میں چیلنج کر دیا گیا ہے۔ چیئرمینوں اور ارکان کی تقرری کا کوئی معیار نہیں محض لیگیوں کو رکن بنایا جا رہا ہے۔

کریسنٹ گریمر اسکول
میں کلاس ششم میں پانچ اپریل
سے Provisional داخلے شروع ہیں
فون آفس 213239 فون رہائش 211477

ناصر پبلک سکول
دارالرحمت وسطی ربوہ
نویں جماعت میں اس سال سے ہی
کمپیوٹر سائنس کا مضمون بھی باقاعدہ
پڑھایا جائے گا۔
پرنسپل

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز
بہتر تشخیص ٭ مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون : 647434